KHWAJA FAREED UEIT RAHIM YAR KHAN

KJHSS – KFUEIT Journal of Humanities and Social Sciences

Volume 1, Number 1, 2020

”عبداللہ یوسف علی کا ترجمہِ قرآن، چند اصلاح طلب مقامات کا ایک تنقیدی جائزہ“ ازعبداللطیف اعظمی: چند ملاحظات

ڈاکٹر حافظ خورشید احمد قادری

GC University Lahore, Pakistan

ABSTRACT

Marmaduke William Pickthall was a son of Mery O'Brien and Charles Grayson Pickthall. He was born on 7th April 1875. His maternal grandfather Admiral Donat Henry O'Brien wrote a book named 'My Adventures during the Late War'. Pickthall got writing legacy from his maternal grandfather. He visited Egypt in 1907 at the invitation of Lady Valda Machell. Pickthall embraced Islam in 1917. He joined Hyderabad Deccan's education department as a Principal of Chadarghat High School for boys. He delivered a series of lectures at Madras in 1925. His translation of the Holy Qur'ān, "The Meaning of the Glorious Qur'ān" has seen more than 200 editions up till now. Pickthall breathed his last on 19th May 1936 and was buried on 23 May 1936 in Brookwood Cemetery, Surry.

KEYWORDS

Abdullah Yousaf Ali, Islam, Al Quran.

ڈاکٹر عبداللطیف اعظمی نے نقد و استدراک کے مرکزی عنوان کے تحت ”عبداللہ یوسف علی کا ترجمہ قرآن چند اصلاح طلب مقامات کا ایک تنقیدی جائزہ“ میں بڑے شوق سے بات کا آغاز یہاں سے کیا کہ بنیادی مضمون نگار سید امین الحسن رضوی نے خط کے ذریعے اعظمی صاحب کو اشاعتِ مضمون کی اطلاع دی۔ پھر محض جذبہ تجسس کے تحت آپ نے وہ شمارہ خرید لیا۔ جب آپ نے رضوی صاحب کا مقالہ پڑھا تو آپ کو بڑی حیرت اور افسوس ہوا کہ اتنے اہم مضمون کا حق ادا کرنے کے لئے جس قدر محنت اور تحقیق و تفتیش کی ضرورت تھی، اس کا دسواں حصہ بھی ادا نہیں کیا گیا۔ تحقیق کے جس معیار کو اعظمی صاحب کے ہاں اعتباریت حاصل ہے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ رقم طراز ہیں:

> ”ضروری تھا کہ رضوی صاحب اپنے مجوزہ اور مطلوبہ اصلاح طلب مقامات کی تائید و حمایت میں انگریزی کے مشہور اور مستند تراجم کے حوالے اور اقتباسات دیتے اور اختلافی الفاظ کے صحیح معانی کے لئے انگریزی سے عربی اور عربی سے انگریزی لغات سے استشہاد کرتے مگر مضمون کے مطالعہ سے اندازہ ہوا کہ ان میں سے کچھ بھی کرنے کی انہوں نے زحمت نہیں کی ہے۔“(۱)

اپنے اصول اور شرائط بیان کرنے کے بعد آپ نے یہ بلند بانگ دعویٰ کیا” : میں نے فیصلہ کیا کہ تصویر کا دوسرا رخ بھی پیش کرنے کی کوشش کی جائے۔“(۲)

اتنے بلند آہنگ دعاوی کے بعد آپ نے عبداللہ یوسف علی اور پکتھال کے تراجم کے عناوین لکھے تو ان میں کوئی دادِ تحقیق نہیں دی بلکہ وہی غیر محققہ عناوین لکھ دیئے جن کا حوالہ رضوی صاحب نے دیا تھا۔ فرماتے ہیں:

"فاضل مضمون نگار نے اپنے مضمون کے بالکل شروع میں لکھا ہے: اس وقت برصغیر ہند و پاک میں قرآن شریف کے دو انگریزی تراجم زیادہ معروف و مقبول ہیں: ایک تو عبداللہ یوسف علی صاحب کا کیا ہوا جو "ہولی قرآن۔ ٹیکسٹ وٹرانس لیشن اینڈ کمنٹری" کے نام سے دستیاب اور دوسرا محمد مارڈیوک پکتھال (عیسائی نژاد نو مسلم) کا جو "مینِنگ آف دی گلوریس قرآن" کے نام سے شائع ہو رہا ہے۔"(۳)

۱۔ عبداللہ یوسف علی کے ترجمہ قرآن کو رضوی صاحب نے "ہولی قرآن۔ ٹیکسٹ وٹرانس لیشن اینڈ کمنٹری" لکھا۔ اعظمی صاحب نے اس کی تصحیح کی نہ گرفت۔ اس کا درست عنوان "داہولی قرآن۔ ٹیکسٹ وٹرانس لیشن اینڈ کمنٹری" ہے۔

۲۔ محمد مارماڈیوک پکتھال کے ترجمہ قرآن کا وہی عنوان لکھا جو رضوی صاحب نے بتایا "مینِنگ آف دی گلوریس قرآن" نہ اصلاح نہ گرفت۔ تبدیلی صرف یہ کی کہ انگریزی الفاظ کو اردو رسم الخط میں لکھ دیا۔ اس عنوان کے شروع میں بھی آرٹیکل The لکھنے سے رہ گیا۔ اعظمی صاحب نے رضوی صاحب کے مقالہ میں جس کمی کی نشان دہی کر کے اسے پورا کرنے کی بات کی وہ محمد مارماڈیوک پکتھال کی مختصر سوانح ہے۔ آپ رقمطراز ہیں:

"موصوف نے اگرچہ انگریزی کے دو مترجمین قرآن کا ذکر کیا ہے، مگر نہ جانے کیوں صرف علامہ یوسف علی مرحوم کی مختصر سوانح درج کی ہے پکتھال مرحوم کی نہیں۔ اس کمی کو خاکسار پورا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔"(۴)

اس سلسلے میں ان کا مکمل انحصار اردو دائرہ معارف اسلامیہ پر ہے۔ جو شکایت اعظمی صاحب کو رضوی صاحب سے تھی وہی راقم کو اعظمی صاحب سے ہے کہ آپ نے خود کوئی تحقیق نہیں فرمائی بلکہ ایک ثانوی ماخذ پر مکمل انحصار کر کے سب کچھ لکھ دیا۔

۳۔ جناب عبداللطیف اعظمی نے اصلی نام تو مارماڈیوک ولیم پکتھال لکھا لیکن اسلامی نام محمد مارڈیوک قرار دیا اور پکتھال کی نسبت کو نظر انداز کر گئے۔ پہلے نو مسلم مغربی مترجم قرآن نے اپنا نام کبھی بھی پکتھال کے لاحقے کے بغیر نہیں لکھا۔ حتیٰ کہ جب آپ اپنے نام کا اختصار لکھتے تو .M.P لکھا کرتے جسے محمد پکتھال یا مارماڈیوک پکتھال پڑھا جا سکتا ہے۔ بعض مسلمان علماء نے ایم۔ ایم۔ پکتھال یعنی محمد مارماڈیوک پکتھال بھی لکھا ہے۔ نتیجہ یہ اخذ ہوا کہ پہلے انگریز نو مسلم مترجم قرآن کریم نے اپنا نام کبھی پکتھال کی نسبت کے بغیر نہیں لکھا۔ لیکن اعظمی صاحب ____ اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے تتبع میں ____ آپ کا اپنی دانست میں اسلامی نام محمد مارماڈیوک لکھ رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو" :اصل نام: مارماڈیوک ولیم پکتھال۔ اسلامی نام: محمد مارماڈیوک۔ پیدائش: ۱۷، اپریل ۱۸۷۵ء بمقام لندن۔ وفات: ۱۸ مئی ۱۹۳۶ء بمقام کارن وال"(۵)

۴۔ جناب اعظمی نے پکتھال کی تاریخ پیدائش ۱۷، اپریل ۱۸۷۵ء لکھی ہے۔ معتبر اور محقق ذرائع کے مطابق پہلے انگریز، مسلم مترجم قرآن کریم کی تاریخ پیدائش ۷، اپریل ۱۸۷۵ء ہے۔ مارماڈیوک پکتھال کی پہلی سوانح نگار اینی فریمینٹل (Anne Fremantle) آپ کی تاریخ پیدائش کا ذکر یوں کرتی ہیں:

Marmaduke William was born on 7 April,1875 in Cambridge Taerrace . w.2"(۳)

(مارماڈیوک ولیم پکتھال ۷، اپریل ۱۸۷۵ء کو کیمبرج ٹیرس ڈبلیو ۲ میں پیدا ہوئے)

پکتھال کے ایک جدید سوانح نگار نے آپ کی تاریخ پیدائش کا ذکر یوں کیا:

Marmaduke William Pickthall, the son of Mary O'Brien (1836-1904) and the Reverend Charles Grayson Pickthall (1822-1881)"(۷) was born on 7 April,1875 in Cambridge Terrace, London.

(مارماڈیوک ولیم پکتھال، کیمبرج ٹیرس، لندن میں میری اوبرائن (۱۸۳۶۔۱۹۰۴ء) اور پادری چارلس گرے سن پکتھال (۱۸۲۲۔۱۸۸۱ء) کے ہاں ۷، اپریل ۱۸۷۵ء کو پیدا ہوئے)۔

محولہ بالا دونوں حوالوں سے واضح ہوا کہ اعظمی صاحب اپنے ممدوح ____ پکتھال _____ کی درست تاریخ پیدائش نہ لکھ سکے جو ۷، اپریل ۱۸۷۵ ہے۔

۵۔ جناب اعظمی نے اپنے ممدوح کی تاریخ وفات بھی بغیر تحقیق کئے ایک ثانوی ماخذ پر انحصار کرتے ہوئے ۱۸ مئی ۱۹۳۶ء لکھ دی۔ حقیقت یہ ہے کہ ۱۸ مئی کو مترجم قرآن کریم نے طبیعت کی خرابی کی کچھ شکایت تو ضرور کی لیکن آپ کی زوجہ محترمہ نے اسے بد ہضمی کا شاخسانہ قرار دیا تو آپ نے اس سے اتفاق کیا لیکن اگلے دن ۱۹ مئی ۱۹۳۶ء کو ناشتے کے بعد اخبارات کے مطالعے کے دوران دوبارہ طبیعت خراب ہوئی تو آپ جانبر نہ ہو سکے۔

پکتھال کی سوانح نگار لکھتی ہیں:

> "On May 18, he complained of pain after luncheon but Muriel guessed that it was only indigestion and both agreed upon it. Next morning, at breakfast, he seemed perfectly well. Then whilst reading the newspapers, he felt unwell and went upstairs to lie down. Muriel followed him to their bedroom and as she entered the room, he took two steps to be close to her and fell dead in her arms. It came to know that the cause of his death was coronary thrombosis."(۸)

(پکتھال نے ۱۸ مئی کو دوپہر کے کھانے کے بعد سینے میں درد کی شکایت کی۔ آپ کی زوجہ میوریل نے کہا کہ بد ہضمی معلوم ہوتی ہے۔ دونوں اس تشخیص پر متفق ہوگئے۔ اگلے دن ناشتے پر پکتھال بالکل ٹھیک دکھائی دیئے۔ لیکن اخبارات کے مطالعے کے دوران ہی آپ (دوبارہ) بیمار ہوگئے اور آرام کے لئے سیڑھیاں چڑھ کر خواب گاہ میں چلے گئے۔ ان کی زوجہ میوریل ان کے پیچھے خواب گاہ کے دروازے پر پہنچیں۔ جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوئیں پکتھال نے دو قدم ان کی طرف بڑھائے میوریل نے آگے بڑھ کر سنبھالا لیکن آپ نے دل کی شریانوں میں جمے ہوئے خون کی رکاوٹ (Coronary Thrombosis) کے سبب اپنی زوجہ کی بانہوں میں جان جاں آفریں کے سپرد کر دی۔)

۶۔ پکتھال کے دوسرے قابل ذکر سوانح نگار پیٹر کلارک (Peter Clark) وفات کے واقعے کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

> "One day, in the middle of May, he became unwell after lunch. The following morning,after breakfast, he took rest and then got up but collapsed. He died of coronary thrombosis at eleven o'clock on 19 May, 1936 ."(۹)

(ماہ مئی کے وسط میں ایک دن دوپہر کے کھانے کے بعد آپ (پکتھال) ماندہ ہوگئے۔ اگلے دن ناشتے کے بعد آپ نے آرام کیا، پھر اُٹھنے کی کوشش کی لیکن گر پڑے۔ آپ ۱۹ مئی ۱۹۳۶ء کو دن گیارہ بجے حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔)

درج بالا دونوں حوالوں سے یہ بات اظہر من الشمس ہو گئی کہ پکتھال کی تاریخ وفات ۱۹ مئی ۱۹۳۶ء ہے۔ اعظمی صاحب نے ۱۸ مئی کی تاریخ درست نہیں لکھی۔

۷۔ سہ ماہی علمی و تحقیقی مجلے اسلامک کلچر سے متعلق اعظمی صاحب لکھتے ہیں" :۱۹۲۷ء میں ایک بورڈ کی سرپرستی میں، جس کے صدر سر اکبر حیدری تھے اور سیکریٹری نواب یاور جنگ، اسلامک کلچر کے نام سے ایک سہ ماہی رسالہ نکالا۔"(۱۰)

اگر سہ ماہی مجلے اسلامک کلچر کے پہلے شمارے کو دیکھا جائے تو اس میں مدیر، مارماڈیوک پکتھال کے قلم سے بورڈ کے پہلے صدر اور سیکریٹری کے نام یوں درج ہیں:

"The first president of the Board of Directors of "Islamic Culture" was a staunch lover of learning,a veteran scholar and a sound statesman- the late Nawab Imad-ul-Mulk Bahadur, whose son, Nawab Mahdi Yar Jung is now Secretary of the Board."(۱۱)

("اسلامک کلچر" کی رہنما جماعت کے پہلے صدر، عظیم علم دوست، علوم قدیمہ کے ماہر اور ایک سربر آوردہ مدبر اور دانشور مرحوم نواب عماد الملک بہادر تھے۔ آپ کے صاحبزادے نواب مہدی یار جنگ اب اس جماعت کے سیکریٹری ہیں۔)

پکتھال نے اسلامک کلچر بورڈ کے بانی ارکان کے ناموں کا ذکر بھی کیا ہے۔ ان ناموں میں بھی اعظمی صاحب کے ذکر کردہ نام نہیں ہیں۔ پکتھال لکھتے ہیں:

"... Nawab Sir Amin Jung, Nawab Hyder Nawaz Jung, Nawab Nizamat Jung, Nawab Sadr Yar Jung- the present chairman of the Board, and Nawab Masood Jung are the men who planned all such activities and still control the policy of the Review."(۱۲)

(...نواب سر امین جنگ، نواب حیدر نواز جنگ، نواب نظامت جنگ، اسلامک کلچر ایڈوائزری بورڈ کے موجودہ چیئرمین نواب صدر یار جنگ اور نواب مسعود جنگ وہ ہستیاں ہیں جنہوں نے اس مجلے کی منصوبہ بندی کی اور اب بھی مجلے کی پالیسی کو کنٹرول کرتے ہیں۔)

جن دو علم دوست احباب کے نام اعظمی صاحب نے اسلامک کلچر کے صدر اور سیکریٹری کے طور پر لکھے مدیر پکتھال نے ان کا ذکر کسی حیثیت سے کہیں نہیں کیا۔

۸۔ اعظمی صاحب نے شیخ مصطفی المراغی کا ذکر ازہر یونیورسٹی کے ریکٹر کے طور پر کیا۔ فرماتے ہیں" :جب... ترجمہ مکمل ہو گیا تو قاہرہ کے مشہور دانشور احمد بے الغمراوی اور ازہر یونیورسٹی کے ریکٹر شیخ مصطفی المراغی کے صلاح و مشورے سے اپنے ترجمے کی نظر ثانی کی۔"(۱۳)

جناب اعظمی اگر شیخ مصطفی المراغی کو سابق ریکٹر لکھتے تو موزوں ہوتا۔ پکتھال ۱۹۲۹ء کے اپنے سفر نامہ مصر میں شیخ المراغی کا ذکر یوں کرتے ہیں:

"... Two days after our arrival, I was taken out to Helwan to visit the Shaykh Al-Maraghi. The Sheykh Al-Maraghi resigned from the prominent position of Rector of Al-Azhar University."(۱۴) for the sake of his conscience.

(ہماری آمد کے دو دن بعد مجھے شیخ المراغی کی زیارت کے لیے حلوان لے جایا گیا۔ اس باضمیر مسلمان عالم شیخ المراغی نے اپنے ضمیر کی آواز پر شیخ الازہر کے منصب جلیلہ کو خیر باد کہہ کر اس شہر کے ایک گھر میں گوشہ نشینی اختیار کر لی تھی۔)

پکتھال کا یہ بیان بالکل واضح طور پر بتا رہا ہے کہ جب ۱۹۲۹ء میں ترجمہ ء قرآن کریم پر نظر ثانی کے حوالے سے ان کی ملاقات شیخ مراغی سے ہوئی اس وقت وہ الازہر کے ریکٹر کے عہدے پر فائز نہیں تھے بلکہ استعفیٰ دے کر ایک قصبے حلوان میں رہائش پذیر تھے۔ پکتھال کے ترجمہ ء قرآن کریم سے متعلق اعظمی صاحب اطلاع دیتے ہیں" :یہ ترجمہ ۱۹۳۰ء میں "گلوریس قرآن" کے نام سے شائع ہوا۔"(۱۵)

پکتھال کے ترجمہ ء قرآن کو اگر ایک عامی "گلوریس قرآن" کا نام دے تو شاید اسے اس کی علم دوستی پر محمول کیا جائے گا کہ اسے ایک انگریزی ترجمہ ء قرآن کے نام سے کچھ واقفیت ہے لیکن جب ایک محقق ایک تنقیدی مضمون لکھتے ہوئے یوں لکھے گا تو اس کی اصلاح لازم ہے۔

پکتھال نے اپنے ترجمہ قرآن کریم کو مکمل کر کے مصر کا دورہ کیا۔ احمد بے الغمراوی اور جامعۃ الازہر کے سابقہ ریکٹر شیخ مصطفی المراغی کے مشورے سے اپنے مسودے پر نظر ثانی کی۔ اس دوران مصر کے اخبارات میں جب اس ترجمہ قرآن کے خلاف ردِ عمل آیا تو پکتھال نے واضح طور پر اعلان کیا کہ قرآن کریم اللہ کا کلام ہے۔ اس کی جلالت اور شان ایسی بلند ہے کہ انسان اس کا ترجمہ کر ہی نہیں سکتا۔ البتہ ہم اس کے معانی کو سمجھنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ میں نے اس کا نام The Glorious Qur'ān نہیں بلکہ The Meaning of the Glorious Qur'ān رکھا ہے۔ پکتھال کی اس وضاحت کے بعد علمائے جامعۃ الازہر اور مصر کے دوسرے علماء نے انگریزی ترجمہ قرآن کی بخوشی اجازت دے دی۔ اس حوالے سے پکتھال خود لکھتے ہیں:

> "When Faud Bey praised my work of translation and all the others called it meritorious, he was much embarrassed, until Faud Bey remarked: The translator will not call it al-Qur'ān but will call it Ma'ani 'ul-Qur'ān il-Majid (The Meaning of the Glorious Qur'ān). Then the Rector of Al-Azhar felt satisfied and smiled while saying, "If he does so then there can be no objection; we shall be pleased with it."(۱۶)

(جب فواد بے نے میرے ترجمہ ء قرآن کی تعریف کی اور باقی سب لوگوں نے اسے مستحسن اور قابل ستائش قرار دیا تو ظاہر ہے یہ ان کے لیے پریشان کن بات تھی حتیٰ کہ فواد بے نے وضاحت کی کہ: مترجم اسے "القرآن" نہیں کہیں گے بلکہ وہ اسے "معانی القرآن المجید" یعنی قرآن مجید کے معانی کا نام دیں گے۔ تب شیخ الازہر مسکرا دیئے اور یوں گویا ہوئے اگر مترجم نے ایسا ہی کیا ہے تب اعتراض کی کوئی بات نہیں، ہم سب اس بات سے خوش ہیں۔)

اپنے ترجمہ ء قرآن کریم سے متعلق پکتھال نے مزید وضاحت ترجمہِ قرآن کریم کے مقدمہ میں بایں الفاظ کی ہے:

> It is the belief of old Shaykhs and the view of the present writer that the Qur'ān can not be translated at all. The language of the Quran is Arabic and the beauty of the verses of this holy book can not be expressed in any other language. The book here renderes only literal meanings though every effort has been made to choose befitting language. But the result is not the Glorious Qur'ān.... It is only an attempt to present the meaning of the Qur'ān in English. It can never take the place of the Qur'ān in Arabic, nor is it meant to do so."(۱۷)

(قرآن کا ترجمہ کیا ہی نہیں جا سکتا۔ یہ علمائے قدیم اور راقم الحروف کا عقیدہ ہے۔ یہاں (اس ترجمے میں) کتاب اللہ کا قریباً لفظی ترجمہ کیا گیا اور موزوں ترین زبان کے انتخاب کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے لیکن اس (محنت) کا نتیجہ قرآن کریم نہیں ہے... یہ تو صرف قرآن کے

معانی کو انگریزی میں پیش کرنے کی ایک کوشش ہے۔ یہ ترجمہ کبھی بھی قرآن کریم کے عربی الفاظ (متن) کی جگہ نہیں لے سکتا، نہ ہی اس کا یہ مقصد ہے۔)

پکتھال کے دورہء ترکی کے حوالے سے اعظمی صاحب لکھتے ہیں:

"۱۹۱۳ء میں ترکی کی سیاسی اور معاشرتی زندگی کے مطالعہ کے لیے وہاں تشریف لے گئے۔ وہاں سے واپس آنے کے بعد اپنے مشاہدات کو مقالوں کی صورت میں لکھا جو "نیو ایج" میں سلسلہ وار شائع ہوئے۔ اس وقت تک ان کے دل میں اسلام کی صداقت اور سچائی گھر کر چکی تھی۔ چنانچہ انہوں نے اسی زمانے میں مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا۔"(۱۸)

۹۔ پکتھال کے قبول اسلام کو اعظمی صاحب نے ۱۹۱۳ء کے دورہء ترکی کے فوراً بعد کا واقعہ قرار دیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ پکتھال نے قبول اسلام کی خواہش کا دو مرتبہ اظہار کیا۔ ملک شام کے مختلف حصوں کی سیر کے دوران ۱۸۹۴ء میں پکتھال دمشق پہنچے۔ آپ نے جامعہ اُمیّہ کے شیخ العلماء سے عربی صرف، نحو اور ادب کی تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی۔ ایک دن تعلیم کے دوران ہی آپ نے قبول اسلام کی خواہش کا اظہار کیا۔ جامعہ دمشق کے شیخ العلماء نے پکتھال کو قبول اسلام نے منع کرتے ہوئے فرمایا:

"No, my son, wait until you are mature and have seen your native land again. You are alone among us as our boys are alone among the Christians. God knows how I shall feel if any Christian teacher deals with a son of mine different from as I now deal with you."(۱۹)

(نہیں میرے بیٹے، اپنی شخصیت کے پختہ ہو جانے اور اپنی ارض وطن کو دوبارہ دیکھ لینے تک انتظار کرو۔ تم ہمارے درمیان اکیلے ہو جس طرح ہمارے لڑکے عیسائیوں کے درمیان تنہا ہیں۔ اللہ جانتا ہے کہ میرے احساسات اس وقت کیا ہوں گے جب کوئی عیسائی استاد میرے کسی بیٹے سے اس سے مختلف رویہ اختیار کرے گا جو میں آپ کے ساتھ کر رہا ہوں۔)

پھر قریب جلتی ہوئی ایک موم بتی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے شیخ نے فرمایا:

"Observe this fire. There are a burning flame and the light that shines everything around us, and when I put my hand over it, there is heat in it as well. If I blow it out, all is gone. How many things were they? Your answer is “ three in one”, I answer “one”. we both are right."(۲۰)

(اس آگ کا مشاہدہ کرو۔ ایک شعلہ ہے، ایک ضیاء ہمارے گرد و نواح کو روشن کر رہی ہے۔ اور جب میں اپنا ہاتھ باہر نکال کر اس کے قریب لے جاتا ہوں تو حرارت بھی محسوس ہوتی ہے۔ میں پھونک ماروں تو ہر چیز ختم ہو جائے۔ کتنی چیزیں؟ تمہارا جواب ایک میں تین، میرا جواب ایک۔ ہم دونوں درست ہیں)۔

جامعہ دمشق کے شیخ العلماء کے ساتھ اپنے مکالمے پر تبصرہ کرتے ہوئے پکتھال نے لکھا:

"This conversation cast a strange impression on my heart. That was so because I used to imagine that Muslims are always keen and restless to make other people

adopt their religion. But this dialogue with my teacher changed my views and I could not help but be convinced that it is only false propaganda against Muslims which labels them to be biased."(۲۱)

(شیخ العلماء کی) اس تجویز نے میرے دل پر ایک عجیب اثر کیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ میں اس غلط فہمی میں مبتلا تھا کہ مسلمان ہمیشہ دوسرے مذاہب کے لوگوں کو اپنے مذہب میں شامل کرنے کے لیے بڑی بے چینی اور شوق کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ لیکن اپنے استاد کے ساتھ اس گفتگو نے میرے ذہن کو تبدیل کر دیا۔ میرے پاس اس بات کو تسلیم کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ رہا کہ یہ مسلمانوں کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈہ ہے جس کی بنا پر انھیں متعصب کہا جاتا ہے۔)

قبول اسلام کی خواہش کا دوسرا اظہار

پہلی جنگ عظیم کا آغاز ہوا تو یورپی طاقتوں نے چاروں طرف سے سلطنتِ اسلامیہ ترکی پر ہلہ بول دیا۔ ترکوں اور مسلمانوں کے ساتھ پکتھال کی محبت کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں تھی۔ ہفت روزہ نیو ایج نے پکتھال سے اپنے نمائندے کے طور پر ترکی جانے کی درخواست کی۔ "اندھا کیا چاہے؟ دو آنکھیں" کے مصداق پکتھال کی دلی مراد بر آئی اور وہ ۱۹۱۳ء میں نیو ایج کے نمائندے کی حیثیت سے ترکی جا پہنچے۔ اپنے قیام کے دوران پکتھال اپنے دوست، ترکی کے وزیر جنگ طلعت بیگ کے ساتھ اپنی ایک گفتگو کا ذکر یوں کرتے ہیں:

One day I said to Tal'at Beig, "You always go out and move here and there without even security. You should have some guards to defend you against all the sudden and unexpected attacks". Tal'at Beik, a famous Muslim Turkish leader, replied, 'There is no guardian better than Almighty Allah. This experience strengthened my belief in Allah. I got it from Tal'at Beik that according to Islamic belief, death cannot come before or after its fixed time. Hence this unusual courage seemed to me very strange in the beginning."(۲۲)

(ایک دن میں نے طلعت بیگ سے کہا: آپ ہمیشہ ذاتی محافظوں کے بغیر باہر نکل کر مختلف علاقوں کا دورہ کرتے ہیں۔ آپ کے ساتھ محافظوں کا ہونا ضروری ہے تاکہ کسی بھی اچانک یا غیر متوقع حملے سے وہ آپ کی حفاظت کر سکیں۔ ترکی کے معروف مسلم رہنما نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ سے بہتر کوئی محافظ نہیں ہے۔ اس تجربے نے اللہ پر میرے یقین کو پختہ کر دیا۔ میں نے طلعت بیگ سے یہ سیکھا کہ اسلامی عقیدے کے مطابق موت مقررہ وقت سے پہلے یا بعد میں نہیں آسکتی۔ اس طرح یہ غیر معمولی حوصلہ شروع میں مجھے بہت عجیب معلوم ہوا۔)

پکتھال اپنے دوست طلعت بیگ کے حوصلے اور اللہ تعالیٰ پر غیر مشروط ایمان سے بہت متاثر ہوئے اور قبول اسلام کی خواہش کا اظہار کیا۔ طلعت بیگ نے جواب دیا کہ اگر آپ قبول اسلام کا اعلان کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے بہتر جگہ لندن ہے۔ ترکی کی سرزمین پر یہ اعلان موزوں نہیں ہو گا۔

پکتھال کا قبول اسلام کا اعلان

مسلم لٹریری سوسائٹی کی ایک تقریب میں، جو ۲۹ نومبر ۱۹۱۷ء کو منعقد ہوئی۔ پکتھال نے شرکاء کے سامنے اپنے قبول اسلام کا اعلان کیا۔ "اسلام اور موڈرنزم" کے موضوع پر تقریر کے دوران آپ نے درج ذیل الفاظ ادا کئے:

-"It would be a blessing for the world if Islam once again takes the lead in human progress. I am not saying this to flatter you nor to appreciate my belief which I have accepted after years of thought and study."(۲۳)

(اگر اسلام ایک مرتبہ پھر انسانی ترقی میں قائدانہ کردار سنبھال لے تو یہ دنیا کے لیے ایک نعمت ہوگی۔ یہ میں آپ کی خوشامد کرنے کے لیے نہیں کہہ رہا، نہ ہی جس عقیدے کو میں نے سالوں کے غور وفکر اور مطالعے کے بعد قبول کیا ہے، خود کو اس کی داد دینے کے لیے کہہ رہاہوں۔)

ماہنامہ "اسلامک ریویو اینڈ مسلم انڈیا" نے قبول اسلام کے اس اعلان کے بعد تقریب میں موجود حاضرین کے ردِ عمل اور اپنے ایک نو مسلم بھائی کے لیے جوش و خروش سے بھی اپنے قارئین کو آگاہ کیا ہے:

"The audience present in the lecture hall gave an ovation to Mr. Pickthall for the open declaration of his acceptance of the faith of Islam."(۲۴)

(لیکچر ہال میں موجود حاضرین نے جب پکتھال کا چند دن پہلے اپنے قبول اسلام کے کھلے عام اعلان کا بے ساختہ اور پُر جوش انداز میں استقبال کیا)۔

درج بالا اقتباسات اور معتبر حوالوں سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ پکتھال کا قبول اسلام ۲۹ نومبر ۱۹۱۷ء سے چند روز پہلے کا واقعہ ہے لیکن اس کا باقاعدہ اعلان اسی تاریخ کو ہوا۔(۲۵) پکتھال ذاتی مطالعے کے لئے نہیں بلکہ ہفت روزہ نیو ایج (New Age Weekly) کے نمائندے کی حیثیت سے ۱۹۱۳ء میں ترکی پہنچے۔ اعظمی صاحب کے بقول "وہاں سے واپس آنے کے بعد" نہیں بلکہ اسی دوران ایک اخباری نمائندے کے طور پر جنگ کے حوالے سے اپنی رپورٹس ہفتہ روزہ نیو ایج کو "A Pilgrimage to Turkey During War Time" کے زیرِ عنوان بھیجا کرتے۔ گیارہ ستمبر ۱۹۱۳ء سے ۱۵ جنوری ۱۹۱۴ء تک کی کل پندرہ رپورٹس کو یکجا کرکے "With the Turk in War Time" کے عنوان سے مارچ ۱۹۱۴ء میں لندن سے کتابی صورت میں شائع کیا گیا۔(۲۶)

شیخ الہند کا نام "محمود حسینؒ" لکھا۔ آپ کا نام "محمود حسن" ہے۔ اعظمی صاحب نے یہ تو بتایا کہ "دی میسج آف دی قرآن" لکھنے والے کا نام رضوی صاحب نے "محمد لیوپولڈ اسد"(۲۷) لکھا ہے لیکن اس پر کوئی گرفت یا تصحیح نہیں فرمائی۔ محمد اسد ایک یہودی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ان کا خاندانی نام لیوپولڈ ویس (Leopold Weiss) تھا۔ قبول اسلام کے بعد آپ نے اپنا نام محمد اسد رکھا۔ دراصل لیوپولڈ کا لفظی معنی "اسد" یا "چیتا" ہے۔ آپ نے اپنے خاندانی نام کا ہی عربی ترجمہ کرکے اپنا مسلم نام رکھا۔ اسد کے آبائی مذہب کے حوالے سے ایک محقق کا بیان ملاحظہ ہو:

"Muhammad Asad was born as Leoold Weiss in July,1900...... He was the descendant of a long line of rabbis"(۲۸)

(محمد اسد جولائی ۱۹۰۰ء میں لیوپولڈ ویس کی حیثیت سے پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق یہودی ربیوں کے ایک خاندان سے تھا۔)(جس کتاب سے یہ حوالہ لیا گیا ہے اس کے نام میں بھی اسد کو An Austrian Jewish Convert to Islam لکھا گیا ہے۔)

۱۔ سورہ البقرۃ کی آیت ۱۳۸: صِبۡغَةَ اللّٰهِ وَمَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبۡغَةً کا عبداللہ یوسف علی کے حوالے سے اعظمی صاحب ترجمہ یوں نقل کرتے ہیں۔

Our religion is the Baptism of God: And who can baptize [baptise] [better] than God?

اس ترجمے کو نقل کرتے ہوئے دو جگہ اعظمی صاحب کی نظر چوک گئی یا قلم پھسل گیا۔baptise (۲۹) کے ہجے عبداللہ یوسف علی کے ہاں آخری سے پہلے "S" کے ساتھ لکھے ہیں لیکن اعظمی کے قلم کی روانی نے اسے آخری سے پہلے "Z" کے ساتھ لکھا۔ چہ جائے کہ اس سے معنی میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا لیکن اصول تحقیق سے پہلو تہی یقیناً ہوتی ہے۔ اعظمی صاحب کے نقل کردہ انگریزی ترجمے کے آخری تین الفاظ یوں ہیں "baptise than God?" :(۳۰)

بظاہر اس ترجمے کے پھیکا اور بے معنی ہونے کا الزام علامہ عبداللہ یوسف علی کے سر جاتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اعظمی صاحب کا قلم پھسل گیا اورthan God سے پہلے better کا لفظ لکھنے سے رہ گیا۔

ایک اور ستم ظریفی اعظمی صاحب نے یہ فرمائی کہ حاشیے میں قارئین کو اطلاع دی کہ "یوسف علی مرحوم کے ترجمہ کے تازہ ایڈیشن میں اس آیت کا ترجمہ حسب ذیل ہے:

(Our religion) takes its hue from Allah. And who can give a better hue than Allah."(۳۱)

اعظمی صاحب نے حاشیے میں یہ اطلاع تو یوں دی ہے جیسے علامہ عبداللہ یوسف علی نے خود اپنے ترجمہ ٔ قرآن میں ترمیم و اضافہ کر کے اس کا تازہ ایڈیشن شائع کیا ہو۔ تحقیق اور ایمانداری کا تقاضا یہ ہے کہ جب بات عبداللہ یوسف علی کی ہو رہی ہو تو پھر صرف ان کا ترجمہ نقل کیا جائے____اور اسے درست نقل کیا جائے____ اگر کسی نے ان کے ترجمے میں اپنی پسند یا ناپسند سے کچھ ترامیم و اضافے کئے ہیں تو اس کا بار اس کے سر ڈالا جائے نہ کہ بنیادی مترجم پر۔

اعظمی صاحب نے اپنے حاشیے کا حوالہ صرف (p.55) لکھ دیا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اتنا حوالہ ایک تحقیقی اور خاص طور پر تنقیدی مقالے کے لئے کافی ہے۔

۲۔ آیات ۲:۱۳۶، ۲:۱۴۰ اور ۳:۱۶۳ میں لفظ "اسباط" پر بحث کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں:

> "آیات زیر گفتگو میں تینوں مقامات پر لفظ tribes میں وارد ہونے والے حرف T کو بالالتزام capital میں لکھا ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ یہاں صرف قبیلہ کہنا مقصود نہیں ہے بلکہ اس کا کوئی خاص مفہوم ذہن میں ہے جو میں سمجھ نہیں سکا ہوں۔"(۳۲)

اگر بنی اسرائیل کی تاریخ پر نگاہ ہو اور عبداللہ یوسف علی کے لہجے سے ممارست ہو تو بہت آسانی سے سمجھ میں آجاتا ہے کہ (small) چھوٹے "t" سے tribe یا tribesسے مراد کوئی ایک قبیلہ یا کچھ قبائل ہو سکتے ہیں۔ لیکن جب (capital) بڑے "T" کے ساتھ The Tribes لکھا جائے گا تو اس سے مراد بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے ہوں گے۔

۳۔ اعظمی صاحب نے جیبی سائز کی عربیک۔ انگلش لغت سے سبط (جمع اسباط کے معنی) (Tribes of the Israelites) (۳۳) لکھ کر بھی قاری کی رہنمائی نہیں فرمائی۔

حاصل کلام

قرآن کریم کے انگریزی تراجم میں عبداللہ یوسف علی کے "The Holy Qur'ān - Text, Translation and Commentary" اور محمد مارماڈیوک پکتھال کے "The Meaning of the Glorious Qur'ān" کو عالم اسلام میں جو شہرت حاصل ہے۔ اس کا لازمی تقاضا ہے کہ ان تراجم قرآن کی خوبیوں

اور تسامحات دونوں کو نمایاں کیا جائے۔ رضوی صاحب اور اعظمی صاحب دونوں نے اس سلسلے میں قابل قدر تحقیقی کام کیا۔ تراجم کے ساتھ ساتھ مترجمین کے درست حالات سے آگاہی بھی تحقیق کا ایک روشن باب ہے۔ اس حوالے سے راقم نے مستند حوالوں سے درست معلومات کو قارئین تک پہنچانے کی کوشش کی ہے۔

References

۱۔ عبداللطیف اعظمی، عبداللہ یوسف علی کا ترجمہ قرآن، چند اصلاح طلب مقامات کا ایک تنقیدی جائزہ، در سہ ماہی تحقیقات اسلامی، علی گڑھ، پان والی کوٹھی، دودھ پور، ج۱۲، ش۶، اکتوبر۔ دسمبر ۱۹۹۳ء، ص۹۶

۲۔ ایضاً

۳۔ عبداللطیف اعظمی، عبداللہ یوسف علی کا ترجمہ قرآن، چند اصلاح طلب مقامات کا ایک تنقیدی جائزہ، در سہ ماہی تحقیقات اسلامی، علی گڑھ، پان والی کوٹھی، دودھ پور، ج۱۲، ش۶، اکتوبر۔ دسمبر ۱۹۹۳ء، ص۹۷

۴۔ ایضاً

۵۔ ایضاً

۶۔ Anne Fremantle, Loyal Enemy, Hutchinson and Co. Ltd., London, 1938, p.12

۷۔ Peter Clark, Marmaduke Pickthall: British Muslim, Quartet Books, London, 1986, p.7

۸۔ Anne Fremantle, Loyal Enemy, p.439

۹۔ Peter Clark, Marmaduke Pickthall: British Muslim, Quarter Books, London, 1986, p.68

۱۰۔ عبداللطیف اعظمی، عبداللہ یوسف علی کا ترجمہ قرآن، چند اصلاح طلب مقامات کا ایک تنقیدی جائزہ، در سہ ماہی تحقیقات اسلامی، علی گڑھ، پان والی کوٹھی، دودھ پور، ج۱۲، ش۶، اکتوبر۔ دسمبر ۱۹۹۳ء، ص۹۸

۱۱۔ Islamic Culture, The Hyderabad Quarterly Review, vol.1, No. 1, Introductory Remarks, p.i

۱۲۔ Ibid, p.i

۱۳۔ عبداللطیف اعظمی، عبداللہ یوسف علی کا ترجمہ قرآن، چند اصلاح طلب مقامات کا ایک تنقیدی جائزہ، در سہ ماہی تحقیقات اسلامی، علی گڑھ، پان والی کوٹھی، دودھ پور، ج۱۲، ش۶، اکتوبر۔ دسمبر ۱۹۹۳ء، ص۹۸

۱۴۔ Pickthall, Marmaduke, Arabs and Non Arabs, and the Question of Translating the Qur'ān, Islamic Culture, The Hyderabad Quarterly Review, vol.5, No.3, July 1931, p.424

۱۵۔ عبداللطیف اعظمی، عبداللہ یوسف علی کا ترجمہ قرآن، چند اصلاح طلب مقامات کا ایک تنقیدی جائزہ، در سہ ماہی تحقیقات اسلامی، علی گڑھ، پان والی کوٹھی، دودھ پور، ج۱۲، ش۶، اکتوبر۔ دسمبر ۱۹۹۳ء، ص۹۸

۱۶۔ Pickthall, Marmaduke, Arabs and Non Arabs, and the Question of Translating the Qur'ān, Islamic Culture, The Hyderabad Quarterly Review, vol.5, No.3, July 1931, p.432

۱۷۔ Pickthall, Muhammad Marmaduke, The Meaning of the Glorious Qur'ān, Text and Explanatory Translation, Islamic Research Institute, Islamabad, 1988, p.xix

۱۸۔ عبداللطیف اعظمی، عبداللہ یوسف علی کا ترجمہ قرآن، چند اصلاح طلب مقامات کا ایک تنقیدی جائزہ، در سہ ماہی تحقیقات اسلامی، علی گڑھ، پان والی کوٹھی، دودھ پور، ج۱۲، ش۶، اکتوبر۔دسمبر ۱۹۹۳، ص ص۹۸۔۹۹

۱۹۔ Pickthall, The Black Crusade V, The New Age Weekly, London, vol. XII, No. 5, December, 5 (1912), p.103

۲۰۔ Anne Fremantle, Loyal Enemy, p.81

۲۱۔ M. Haneef Shahid, Writings of M. M. W. Pickthall, Sh. M. Ashraf, Lahore, Pakistan, (n.d.) p.5

۲۲۔ Ibid, pp.5-6

۲۳۔ Pickthall, Islam and Modernism, Islamic Review & Muslim India, January (1918), p.8

۲۴۔ Ibid, Notes (Editorial), p.3

۲۵۔ عبداللطیف اعظمی، عبداللہ یوسف علی کا ترجمہ قرآن، چند اصلاح طلب مقامات کا ایک تنقیدی جائزہ، در سہ ماہی تحقیقات اسلامی، علی گڑھ، پان والی کوٹھی، دودھ پور، ج۱۲، ش۶، اکتوبر۔دسمبر ۱۹۹۳ء، ص۱۰۴

۲۶۔ (Ibid, p.42) Islamic Review and Muslim India, January (1918), p.8

۲۷۔ عبداللطیف اعظمی، عبداللہ یوسف علی کا ترجمہ قرآن، چند اصلاح طلب مقامات کا ایک تنقیدی جائزہ، در سہ ماہی تحقیقات اسلامی، علی گڑھ، پان والی کوٹھی، دودھ پور، ج۱۲، ش۶، اکتوبر۔دسمبر ۱۹۹۳ء، ص۱۱۵

۲۸۔ Muhammad Sultan Shah, Dr., The Message of the Qur'ān: by Muhammad Asad: A Critical Study, in Muhammad Asad An Austrian Jewish Convert to islam by M. Ikram Chaghatai, Pakistan Writer's Co-operative Society, Lahore, 2015, p.217

۲۹۔ Abdullah Yusf Ali, The Holy Qur'ān, Text Translation & Commentary, Shaikh Muhammad Ashraf, Lahore, 1938, p.56

۳۰۔ اعظمی، عبداللطیف، عبداللہ یوسف علی کا ترجمہء قرآن، چند اصلاح طلب مقامات کا ایک تنقیدی جائزہ، سہ ماہی تحقیقات اسلامی، علی گڑھ، پان والی کوٹھی، دودھ پور، علی گڑھ، جلد ۱۲، شمارہ ۴، اکتوبر۔دسمبر ۱۹۹۳ء

۳۱۔ ایضاً

۳۲۔ رضوی، سید امین الحسن، عبداللہ یوسف علی کا انگریزی ترجمہء قرآن (چند اصلاح طلب مقامات) سہ ماہی تحقیقات اسلامی، علی گڑھ، پان والی کوٹھی، دودھ پور، علی گڑھ، ج۱۱، ش۴، اکتوبر۔دسمبر ۱۹۹۲ء، ص۶۰

۳۳۔ اعظمی، عبداللطیف، عبداللہ یوسف علی کا ترجمہء قرآن، چند اصلاح طلب مقامات کا ایک تنقیدی جائزہ، سہ ماہی تحقیقات اسلامی، علی گڑھ، پان والی کوٹھی، دودھ پور، علی گڑھ، جلد۱۲، شمارہ۴، اکتوبر۔دسمبر ۱۹۹۳ء، ص۱۰۱

© 2020 by the authors. Submitted for possible open access publication under the terms and conditions of the Creative Commons Attribution (CC BY) license (http://creativecommons.org/licenses/by/4.0/).